Tue 10/12/13

سَجْــدَةُ السَّهْــوِ

سجدہ سہو کے مسائل

مسئلہ 326 رکعات کی تعداد میں شک پڑنے پر کم رکعات کا یقین حاصل کرنے کے بعد نماز پوری کرنی چاہئے اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو ادا کرنا چاہئے۔

مسئلہ 327 سلام کے بعد سہو کے بارہ میں کلام نماز کو باطل نہیں کرتی۔

مسئلہ 328 امام کی بھول پر سجدہ سہو ہے، مقتدی کی بھول پر نہیں۔

مسئلہ 329 سجدہ سہو سلام پھیرنے سے پہلے یا بعد دونوں طرح جائز ہے۔

مسئلہ 330 سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرنے کے لئے دوبارہ تشہد پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ ﷜ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلاَتِہٖ فَلَمْ یَدْرِ کَمْ صَلّٰی ؟ ثَلاَثًا اَمْ اَرْبَعًا؟ فَلْیَطْرَحِ الشَّکَّ وَلْیَبْنِ عَلٰی مَا اسْتَیْقَنَ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ فَاِنْ کَانَ صَلّٰی خَمْسًا شَفَعْنَ لَہٗ صَلاَتَہٗ وَ اِنْ کَانَ صَلّٰی اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ کَانَتَا تَرْغِیْمًا لِلشَّیْطَانِ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب کسی کو اپنی نماز کی رکعتوں میں شک پڑ جائے اور یاد نہ رہے کہ تین پڑھی ہیں یا چار، تو اسے (پہلے) اپنا شک دور کرنا چاہئے پھر یقین حاصل کرنے کے بعد اپنی نماز پوری کرنی چاہئے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے ادا کر لینے چاہئیں، اگر نمازی نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تو یہ دو سجدے مل کر چھ رکعتیں ہو جائیں گی، اگر چار پڑھی ہیں تو یہ دو سجدے شیطان کی ذلت کا باعث بنیں گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

[1] مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 351

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلَّی الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِیْلَ لَهٗ : اَزِیْدَ فِی الصَّلاَةِ ؟ قَالَ ((لاَ وَ مَا ذَاکَ ؟)) فَقَالُوْا : صَلَّیْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَ مُسْلِمٌ وَ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھ لیں، آپ ﷺ سے عرض کیا گیا "کیا نماز میں زیادتی ہوگئی ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "نہیں زیادتی کیسی؟" لوگوں نے عرض کیا "آپ ﷺ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔" چنانچہ آپ ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کئے۔" اسے، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 331 پہلا تشہد بھول کر نمازی قیام کے لئے سیدھا کھڑا ہو جائے تو تشہد کے لئے واپس نہیں آنا چاہئے۔ بلکہ سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کر لینا چاہئے۔

مسئلہ 332 اگر پوری طرح کھڑے ہونے سے پہلے تشہد میں بیٹھنا یاد آ جائے، تو بیٹھ جانا چاہئے اور نہ سجدہ سہو لازم نہیں آتا۔

عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ فَلَمْ یَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلْیَجْلِسْ وَ اِنْ سْتَتَمَّ قَائِمًا فَلاَ یَجْلِسْ وَ یَسْجُدُ سَجْدَتَی السَّهْوِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ[2] (صحیح)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کوئی آدمی دو رکعتوں کے بعد (تشہد پڑھے بغیر) کھڑا ہونے لگے اور ابھی پوری طرح کھڑا نہ ہوا ہو تو بیٹھ جائے، لیکن اگر پوری طرح کھڑا ہو گیا ہو تو پھر نہ بیٹھے، البتہ سلام پھیرنے سے پہلے سہو کے دو سجدے ادا کرے۔" اسے احمد، ابوداؤد، اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 333 نماز میں کوئی سوچ آنے پر سجدہ سہو نہیں ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 272 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

***

---

1. صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 321
2. صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 994

11/12/13 (wed)

صَــلاَةُ الْقَــضَــاءِ

قضاء نماز کے مسائل

مَسئلہ 334 اگر کسی عذر کی وجہ سے نماز وقت پر ادا نہ کی جا سکے تو موقع ملتے ہی فوراً ادا کرنی چاہیئے۔

مَسئلہ 335 قضا نماز با جماعت ادا کرنا جائز ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ جَاءَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ یَسُبُّ کُفَّارَ قُرَیْشٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا کِدْتُ اُصَلِّی الْعَصْرَ حَتّٰی کَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((وَاللّٰهِ مَا صَلَّیْتُهَا)) فَقُمْنَا اِلٰی بُطْحَانَ فَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّی الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ غزوہ خندق کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ غروب آفتاب کے بعد قریش کو کوستے ہوئے آئے، اور عرض کی "یارسول اللہ ﷺ! میں نے سورج غروب ہوتے ہوئے نماز عصر ادا کی۔" رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "واللہ! میں نے تو نماز عصر ادا نہیں کی۔" پھر ہم سب (مقام) بطحان میں آئے، آپ ﷺ نے اور ہم سب نے وضو کیا اور غروب آفتاب کے بعد پہلے نماز عصر (باجماعت) پڑھی پھر نماز مغرب ادا کی۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 336 بھول یا نیند کی وجہ سے نماز قضاء ہو جائے تو یاد آتے ہی (یا نیند سے آنکھ کھلتے ہی) فوراً ادا کرنی چاہیئے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ نَسِیَ صَلَاۃً فَلْیُصَلِّهَا اِذَا ذَکَرَهَا ، لاَ کَفَّارَةَ لَهَا اِلاَّ ذٰلِکَ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ[2]

[1] مختصر صحیح بخاری، للزبیدی ، رقم الحدیث 365

[2] اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 398

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جوشخص نماز پڑھنا بھول جائے اسے جب یاد آئے نماز پڑھ لے، بھولی ہوئی نماز کا کوئی کفارہ نہیں مگر اسے ادا کر لینا ہی اس کا کفارہ ہے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 337 نماز فجر کی پہلی دو سنتیں فرضوں سے پہلے نہ پڑھی جا سکیں تو فرضوں کے بعد یا سورج نکلنے کے بعد ادا کرنی چاہئیں۔

عَنْ قَيْسِ ابْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلاً يُصَلِّيْ بَعْدَ صَلاَةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((صَلاَةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَانِ)) فَقَالَ الرَّجُلُ : اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [1] (صحیح)

حضرت قیس بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو صبح کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے دیکھا تو فرمایا ''صبح کی نماز تو دو رکعت ہے؟'' اس آدمی نے جواب دیا ''میں نے فرض نماز سے پہلے کی دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں لہٰذا وہ اب پڑھی ہیں۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ جواب سن کر خاموش ہو گئے (یعنی اس کی اجازت دے دی)۔'' اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : صحابی کے کسی فعل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاموش رہنا محدثین کی اصطلاح میں ''سنت تقریری'' کہلاتا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ لَّمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2] (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے فجر کی دو سنتیں نہ پڑھی ہوں وہ سورج نکلنے کے بعد پڑھ لے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 338 رات کو وتر ادا نہ کئے ہوں تو صبح کے وقت پڑھے جا سکتے ہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 381 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 339 حائضہ کے لئے حیض کے دنوں کی نماز کی قضاء نہیں ہے۔

---

1. صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1128
2. صحیح سنن الترمذی، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 347

عَنْ مُعَاذَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ لِعَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَ تَجْزِیْ اِحْدَانَا صَلاَتَهَا اِذَا طَهُرَتْ فَقَالَتْ اَحَرُوْرِیَّةٌ اَنْتِ كُنَّا نَحِيْضُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فَلاَ یَأْمُرُنَا بِهٖ اَوْ قَالَتْ فَلاَ نَفْعَلُهٗ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❶

حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا ''عورت حیض سے پاک ہوتو اسے قضاء نمازیں پڑھنی چاہئیں؟'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا'' کیا تو خارجی ہے؟ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتیں ہمیں حیض آتا مگر ہمیں قضاء نماز پڑھنے کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔'' یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یوں فرمایا ''ہم قضاء نماز نہیں پڑھتی تھیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 340 ایام جاہلیت میں ادا نہ کی گئی نمازوں کی قضاء (قضاء عمری) سنت سے ثابت نہیں۔

***

❶ کتاب الحیض باب لا تقضی الحائض الصلاۃ

صَــلاَةُ الْـجُمُعَــةِ

نماز جمعہ کے مسائل

مَسئلہ 341 نماز جمعہ، ہفتہ بھر کے وقفے میں سرزد ہونے والے تمام صغیرہ گناہوں کی مغفرت کی باعث بنتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَی الْجُمُعَةِ وَ رَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتٌ مَا بَیْنَهُنَّ اِذَا اجْتَنَبَ الْکَبَائِرُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ہر نماز گذشتہ نماز تک کے جمعہ یعنی ہفتہ بھر کے اور رمضان سال بھر کے گناہوں کا کفارہ ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 342 بلا عذر جمعہ چھوڑنے والوں کے گھروں کو رسول اکرم ﷺ نے جلا ڈالنے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِقَوْمٍ یَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ ((لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلاً یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰی رِجَالٍ یَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُیُوْتَهُمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جمعہ نہ پڑھنے والوں کے بارہ میں فرمایا ''میں چاہتا ہوں کہ کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں پھر جمعہ نہ پڑھنے والوں کو ان کے گھروں سمیت جلا ڈالوں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 343 شرعی عذر کے بغیر تین جمعے چھوڑنے والے کے دل پر اللہ تعالیٰ گمراہی

---

[1] مختصر صحیح بخاری، للزبیدی رقم الحدیث 330

[2] مختصر صحیح مسلم، للالبانی ، رقم الحدیث 326

کی مہر لگا دیتے ہیں۔

عَنْ اَبِی الْجَعْدِ الضَّمْرِیِّ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَنْ تَرَکَ ثَلاَثَ جُمَعٍ تَھَاوُنًا بِھَا طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قَلْبِہٖ)) رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ ❶ (صحیح)

حضرت ابوجعد ضمری ﷛ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس شخص نے تین جمعے غفلت کی وجہ سے چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔'' اسے ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

نیکیاں کرنے کی توفیق چھن جاتی ہے

Wed 8/12/13

مسئلہ 344 غلام، عورت، بچے، بیمار اور مسافر کے علاوہ جمعہ ہر مسلمان پر فرض ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((لَیْسَ عَلَی الْمُسَافِرِ جُمُعَۃٌ)) رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کہ مسافر پر جمعہ نہیں ہے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ طَارِقِ بْنِ شَھَابٍ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اَلْجُمُعَۃُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فِیْ جَمَاعَۃٍ اِلاَّ عَلٰی اَرْبَعَۃٍ عَبْدٍ مَمْلُوْکٍ اَوْ اِمْرَاَۃٍ اَوْ صَبِیٍّ اَوْ مَرِیْضٍ)) رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ ❸ (صحیح)

حضرت طارق بن شہاب ﷛ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''غلام، عورت بچے اور بیمار کے علاوہ جماعت کے ساتھ جمعہ پڑھنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 345 جمعہ کے روز غسل کرنا، مسواک کرنا اور خوشبو لگانا مسنون ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ﷛ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الْغُسْلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ وَّ السِّوَاکَ وَاَنْ یَمَسَّ مِنَ الطِّیْبِ مَا یَقْدِرُ عَلَیْہِ)) رَوَاہُ النَّسَائِیُّ ❹ (صحیح)

❶ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 928
❷ صحیح الجامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الخامس ، رقم الحدیث 5281
❸ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 942
❹ صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1310

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہر بالغ، مسلمان، کو جمعہ کے دن غسل کرنا چاہئے، مسواک کرنا چاہئے اور جس قدر خوشبو میسر ہو لگانی چاہئے۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 346 جمعہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنے کا حکم ہے۔

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَكْثِرُوا الصَّلاَةَ عَلَيَّ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهُ لَيْسَ يُصَلِّيْ عَلَيَّ اَحَدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلاَتُهُ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ [1] (صحیح)

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، جو آدمی جمعہ کے روز مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔'' اسے حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 347 جمعہ میں دو خطبے ہیں، دونوں خطبے کھڑے ہو کر دینا مسنون ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ : كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَ يُذَكِّرُ النَّاسَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے دیتے تھے اور دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے خطبے میں قرآن پڑھ کر لوگوں کو نصیحت فرماتے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 348 امام کو منبر پر چڑھ کر سب سے پہلے نمازیوں کو سلام کہنا چاہئے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ سَلَّمَ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [3] (حسن)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر چڑھتے تو سلام کہتے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

---

1. صحیح الجامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1219
2. کتاب الجمعة ، باب ذکر الخطبتین قبل الصلاة
3. صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 910

مَسئله 349 خطبہ جمعہ، عام خطبہ کی نسبت مختصر، اور نماز جمعہ عام نماز کی نسبت لمبی پڑھانی چاہئے۔

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ طُوْلَ صَلاَةِ الرَّجُلِ وَ قِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ فَاَطِيْلُوا الصَّلاَةَ وَاقْصُرُوا الْخِطْبَةَ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ (جمعہ) کا خطبہ مختصر اور نماز لمبی پڑھانا امام کی عقلمندی کی دلیل ہے، لہٰذا خطبہ مختصر دو اور نماز لمبی پڑھو۔ اسے احمد اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ تذکیر کرتے تھے۔ خطبہ جوش والا ہوتا تھا۔

مَسئله 350 جمعہ کے دن زوال سے قبل، زوال کے وقت اور زوال کے بعد سبھی اوقات میں نماز پڑھنی جائز ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❷ (صحيح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”رسول اللہ ﷺ نماز جمعہ سورج ڈھلے پڑھاتے تھے۔“ اسے احمد، بخاری، ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مزید احادیث مسئلہ نمبر 101 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئله 351 جمعہ کا خطبہ شروع ہو چکا ہو، تو آنے والے نمازی کو دوران خطبہ مختصر سی دو رکعت تحیۃ المسجد نماز پڑھ کر بیٹھنا چاہئے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ فَجَلَسَ فَقَالَ لَهُ ((يَا سُلَيْكُ قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَ تَجَوَّزْ فِيْهِمَا)) ثُمَّ قَالَ ((اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

---

❶ كتاب الجمعة ، باب تخفيف الصلاة والخطبة

❷ صحيح سنن الترمذي ، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث 415

❸ كتاب الجمعة ، باب التحية والامام يخطب

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اتنے میں سلیک غطفانی آئے اور بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اے سلیک! اٹھ کر مختصر سی دو رکعت ادا کرلو'' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب تم جمعہ کے روز آؤ اور امام خطبہ دے رہا ہو تو دو رکعت مختصر سی نماز ادا کرو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

Thu 19/12/13

مسئلہ 352 نماز جمعہ سے پہلے نوافل کی تعداد مقرر نہیں البتہ دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرنے کی تاکید کی گئی ہے خواہ خطبہ ہو رہا ہو۔

مسئلہ 353 نماز جمعہ سے قبل سنت مؤکدہ ادا کرنا حدیث سے ثابت نہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَةَ فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْاِمَامُ مِنْ خُطْبَتِهٖ ثُمَّ يُصَلِّیْ مَعَهٗ غُفِرَلَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَ فَضْلُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، پھر مسجد میں آیا اور جتنی نماز اس کے مقدر میں تھی، ادا کی پھر خطبہ ختم ہونے تک خاموش رہا اور امام کے ساتھ فرض نماز ادا کی اس کے جمعہ سے جمعہ تک گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور مزید تین دن کا فضل عطا کیا جاتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 354 دوران خطبہ کسی کو اونگھ آجائے تو اسے اپنی جگہ بدل لینی چاہیئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [2] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جسے جمعہ کے وقت اونگھ آئے وہ اپنی جگہ بدل لے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 355 دوران خطبہ بات کرنا یا بے توجہی کرنا سخت بے ہودہ بات ہے۔

جمعہ اور خطبہ فرض ہے۔

---

1. مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 420 ↓ (2) فرض ہیں۔
2. صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 436

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِکَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے جمعہ کے دن دوران خطبہ اپنے ساتھی سے کہا ''خاموش رہو'' اس نے بھی لغوبات کی۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 356 خطبہ جمعہ کے دوران گوٹھ مار کر بیٹھنا منع ہے۔

عَنْ مَعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِیِّ ﷺ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحِبْوَةِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ❷ (حسن)

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ کے دوران گوٹھ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔'' اسے احمد، ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : آدمی اپنے گھٹنے کھڑے کرکے رانوں کو پیٹ سے لگا کر دونوں ہاتھوں کو باندھ لے تو اسے ''گوٹھ'' مارنا کہتے ہیں۔

مسئلہ 357 نماز جمعہ کے بعد اگر مسجد میں سنتیں ادا کرنی ہوں، تو چار اگر گھر جا کر ادا کرنی ہوں تو دو ادا کرنی چاہئیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمُ الْجُمُعَةَ فَلْیُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جمعہ پڑھو تو اس کے بعد چار رکعت نماز ادا کرو۔'' اسے احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ کَانَ اِذَا صَلَّی الْجُمُعَةَ اِنْصَرَفَ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ فِیْ بَیْتِهٖ ثُمَّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَصْنَعُ ذٰلِکَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز جمعہ پڑھتے تو اپنے گھر واپس آ کر دو رکعت ادا کرتے اور فرماتے

❶ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 419
❷ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 982
❸ صحیح مسلم ، کتاب الجمعة ، باب الصلاة بعد الجمعة
❹ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 424

''رسول اکرم ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 358 نماز جمعہ دیہات میں بھی ادا کرنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اِنَّ اَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَسْجِدِ عَبْدِالْقَيْسِ بِجُوَاثٰى مِنَ الْبَحْرَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ''کہ مسجد نبوی کے بعد سب سے پہلا جمعہ بحرین کے دیہات جواثی کی مسجد عبدالقیس میں پڑھا گیا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 359 اگر جمعہ کے روز عید آ جائے تو دونوں پڑھنے بہتر ہیں لیکن عید پڑھنے کے بعد اگر جمعہ کی بجائے صرف نماز ظہر ہی ادا کی جائے تب بھی درست ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((قَدِ اجْتَمَعَ فِيْ يَوْمِكُمْ هٰذَا عِيْدَانِ فَمَنْ شَآءَ اَجْزَاَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ وَ اِنَّا مُجَمِّعُوْنَ)) رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [2] (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''تمہارے آج کے دن میں دو عیدیں (ایک عید اور دوسرا جمعہ) اکٹھی ہوگئی ہیں جو چاہے اس کے لئے جمعہ کے بدلے عید ہی کافی ہے لیکن ہم جمعہ بھی پڑھیں گے۔'' اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 360 نماز جمعہ کے بعد احتیاطی نماز ظہر ادا کرنا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 361 نماز جمعہ کے بعد کھڑے ہو کر بلند آواز سے اجتماعی درود و سلام پڑھنا اور نماز جمعہ کے بعد اجتماعی دعا کرنا سنت سے ثابت نہیں ہیں۔

***

[1] كتاب الجمعة ، باب الجمعة في القرى والمدن

[2] صحيح سنن ابي داؤد ، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث 948

Tue 24/12/13

صَــلاةُ الْــوِتْـــرِ

نماز وتر کے مسائل

مسئلہ 362 نماز وتر کی فضیلت

سنت مؤکدہ ہیں۔ تاکید کی گئی مستحب ہیں

مسئلہ 363 نماز وتر کا وقت نماز عشاء اور نماز فجر کے درمیان ہے۔

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ اَمَدَّكُمْ بِصَلاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ، اَلْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فِيْمَا بَيْنَ صَلاةِ الْعِشَاءِ اِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ❶ (صحیح)

حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے فرض نمازوں کے علاوہ ایک اور نماز تمہیں دی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے وہ نماز وتر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے نماز عشاء اور طلوع فجر کے درمیان رکھا ہے۔'' اسے احمد، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 364 وتر نماز عشاء کا حصہ نہیں بلکہ رات کی نماز (قیام اللیل یا تہجد) کا حصہ ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے امت کی سہولت کے لئے عشاء کی نماز کے ساتھ پڑھنے کی اجازت دی ہے۔

مسئلہ 365 وتر رات کے آخری حصہ میں پڑھنا افضل ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((مَنْ خَشِيَ مِنْكُمْ اَنْ لاَ يَسْتَيْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ اَوَّلِهِ وَ مَنْ طَمِعَ مِنْكُمْ اَنْ يَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ فِيْ آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُوْرَةٌ وَ هِيَ اَفْضَلُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ

❶ صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 373

مَاجَةَ ❶ (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جسے پچھلی رات آنکھ نہ کھلنے کا ڈر ہو، اُسے رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھ کر سونا چاہئے اور جسے اٹھ جانے کی امید ہو وہ رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھے کیونکہ پچھلی رات کی قرأت میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ وقت افضل ہے۔'' اسے احمد، مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 366 وتر سنت مؤکدہ ہے واجب نہیں۔

عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ : اَلْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الْمَكْتُوْبَةِ وَ لٰكِنَّهُ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''وتر فرض کی طرح ضروری نہیں لیکن سنت ہے جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 367 سنتیں اور نوافل سواری پر پڑھنے جائز ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ يُوْمِئُ اِيْمَاءً صَلَاةَ اللَّيْلِ اِلَّا الْفَرَائِضَ يُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ''دوران سفر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر اشارے سے رات کی نماز ادا فرماتے جدھر بھی سواری کا رخ ہوتا وتر بھی سواری پر ادا فرما لیتے لیکن فرض نماز ادا نہیں فرماتے تھے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 368 وتروں کی تعداد ایک، تین اور پانچ ہے، جو جتنے چاہے پڑھے۔

عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ

---

❶ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 377

❷ صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1582

❸ کتاب الوتر ، باب الوتر في السفر

اَحَبَّ اَنْ یُوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْیَفْعَلْ وَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُوْتِرَ بِثَلاَثٍ فَلْیَفْعَلْ وَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْیَفْعَلْ)) رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ❶ (صحیح)

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''وتر پڑھنا ہر مسلمان کے ذمہ ہے البتہ جو پسند کرے وہ پانچ پڑھے جو پسند کرے وہ تین پڑھے اور جو پسند کرے وہ ایک پڑھے۔'' اسے ابوداؤد،نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 369 تین وتر ادا کرنے کے لئے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرنا اور پھر ایک وتر پڑھنے کا طریقہ افضل ہے البتہ ایک تشہد کے ساتھ اکٹھے تین وتر پڑھنا بھی جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّیْ فِیْمَا بَیْنَ اَنْ یَفْرُغَ مِنْ صَلاَةِ الْعِشَآءِ اِلَی الْفَجْرِ اِحْدَی عَشْرَةَ رَكْعَةً یُسَلِّمُ بَیْنَ كُلِّ رَكْعَتَیْنِ وَ یُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء کے بعد فجر سے قبل گیارہ رکعت ادا فرمایا کرتے ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور آخر میں ایک رکعت ادا کرکے وتر بناتے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُوْتِرُ بِسَبْعٍ اَوْ بِخَمْسٍ لاَ یَفْصِلُ بَیْنَهُنَّ بِتَسْلِیْمٍ . رَوَاهُ النَّسَائِیُّ❸ (صحیح)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سات یا پانچ وتر ادا فرماتے تو ان میں سلام سے فاصلہ نہ کرتے یعنی ایک ہی سلام سے پڑھتے۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 370 نماز مغرب کی طرح دو تشہد اور ایک سلام سے تین وتر ادا کرنا درست نہیں۔

---

❶ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1260
❷ کتاب صلاة المسافرین ، باب صلاة اللیل و عدد رکعات النبی ﷺ فی اللیل
❸ صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1618

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((لاَ یُوْتِرُوْا بِثَلاَثٍ اَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ اَوْ بِسَبْعٍ وَ لاَ تَشَبَّهُوْا بِصَلاَةِ الْمَغْرِبِ)) رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِیُّ [1] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تین وتر، نماز مغرب کی طرح نہ پڑھو، بلکہ پانچ یا سات پڑھو اور نماز مغرب کی طرح دو تشہد اور ایک سلام سے تین وتر پڑھ کر مغرب کی نماز سے مشابہت نہ کرو۔'' اسے دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 371 وتروں میں دعائے قنوت رکوع سے قبل اور بعد دونوں طرح جائز ہے۔

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یُوْتِرُ فَیَقْنُتُ قَبْلَ الرُّکُوْعِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2] (صحیح)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں دعا قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ : سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ ﷺ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ : قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الرُّکُوْعِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [3] (صحیح)

حضرت محمد بن سیرین کہتے ہیں میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دعائے قنوت کے بارے میں پوچھا (کہ کب مانگی جائے) تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ رکوع کے بعد دعائے قنوت مانگا کرتے تھے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 372 حسب ضرورت قنوت تمام نمازوں یا بعض نمازوں کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد مانگی جاسکتی ہے۔

مسئلہ 373 قنوت پڑھنی واجب نہیں۔

مسئلہ 374 قنوت کے بعد دوسری دعائیں بھی مانگی جاسکتی ہیں۔

---

1. لتعلیق المغنی ، الجزء الثانی ، رقم الصفحہ 25
2. صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 970
3. صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 972

مسئلہ 375 حسب ضرورت قنوت غیر معینہ مدت تک مانگی جاسکتی ہے۔

مسئلہ 376 جب امام بلند آواز سے قنوت پڑھے مقتدیوں کو بلند آواز سے آمین کہنی چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَ صَلَاةِ الصُّبْحِ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَدْعُوْ عَلٰى اَحْيَاءٍ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ : عَلٰى رِعْلٍ وَ ذَكْوَانَ وَ عُصَيَّةَ وَ يُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ [1] (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ''رسول اللہ ﷺ ایک مہینہ متواتر ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی آخری رکعت میں حالت تومہ میں سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنے کے بعد بنی سلیم کے قبائل رعل، ذکوان اور عصیہ کے لئے بددعا فرماتے رہے اور مقتدی آمین کہتے تھے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ [2] (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''نبی اکرم ﷺ نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی پھر ترک فرما دی۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 377 دعائے قنوت، جو نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو وتروں میں پڑھنے کے لئے سکھائی۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِي الْقُنُوْتِ الْوِتْرِ ((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ ، وَ عَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَ تَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ ، وَ بَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ ، وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ ، اِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ ، وَ لَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَيْتَ)) رَوَاهُ

[1] صحیح سنن ابو داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 972

[2] صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1280

النَّسَائِیّ [1] (صحیح)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وتروں میں پڑھنے کے لئے یہ دعائے قنوت سکھائی ''الٰہی! مجھے ہدایت دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما، مجھے عافیت دے اور ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے عافیت عطا فرمائی، مجھے اپنا دوست بنا کر ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے دوست بنایا ہے، جو نعمتیں تو نے مجھے دی ہیں ان میں برکت فرما، اس برائی سے مجھے محفوظ رکھ جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے، بلاشبہ فیصلہ کرنے والا تو ہی ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاتا، جسے تو دوست رکھے وہ کبھی رسوا نہیں ہوتا اور جس سے تو دشمنی رکھے وہ کبھی عزت حاصل نہیں کرسکتا، اے ہمارے پروردگار! تیری ذات بڑی بابرکت اور بلند و بالا ہے۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 378 وتروں کی دوسری مسنون دعا یہ ہے۔

عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ آخِرِ وِتْرِہٖ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَ بِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْکَ لاَ اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ)) رَوَاہُ النَّسَائِیُّ [2] (صحیح)

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وتر میں یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ ''یا اللہ! میں تیری رضا کے واسطے سے تیرے غصہ سے پناہ طلب کرتا ہوں تیری عافیت کے ذریعہ تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں (ہر معاملہ میں) تیری پناہ کا طالب ہوں، میں تیری تعریف نہیں کرسکتا تو یقیناً ویسا ہی ہے جیسے تو نے آپ اپنی تعریف کی۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 379 تین وتروں کی پہلی رکعت میں سورت اعلیٰ دوسری میں سورت کافرون اور تیسری رکعت میں سورت اخلاص پڑھنی مسنون ہے۔

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقْرَأُ فِی الْوِتْرِ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی﴾ وَ فِی الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ ﴿قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ﴾ وَ فِی الثَّالِثَةِ ﴿قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ﴾ وَ لاَ یُسَلِّمُ

---

1. صحیح سنن نسائی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 1282
2. صحیح سنن النسائی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 1648

اِلَّا فِیْ آخِرِھِنَّ . رَوَاہُ النَّسَائِیُّ [1] (صحیح)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورت اعلیٰ، دوسری میں سورت کافرون اور تیسری میں سورت اخلاص تلاوت فرماتے اور سلام آخری رکعت ہی میں پھیرتے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 380 وتروں کے بعد تین مرتبہ سبحان الملک القدوس کہنا مسنون ہے۔

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ ﷺ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ بَعْدَ اِذَا سَلَّمَ ((سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ)) ثَلاَثَ مَرَّاتٍ یُطِیْلُ فِیْ آخِرِھِنَّ . رَوَاہُ النَّسَائِیُّ [2] (صحیح)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتروں سے سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ "سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ" کہتے اور تیسری مرتبہ الفاظ کو لمبا کر کے پڑھتے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 381 جو شخص وتر پچھلی رات ادا کرنے کے ارادے سے سو جائے، لیکن جاگ نہ سکے، تو وہ نماز فجر سے پہلے یا سورج طلوع ہونے کے بعد ادا کرسکتا ہے۔

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِہٖ فَلْیُصَلِّ اِذَا اَصْبَحَ)) رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ [3] (صحیح)

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو وتر پڑھنے کے لئے جاگ نہ سکے وہ صبح ادا کرلے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 382 ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں پڑھنے چاہئیں۔

مسئلہ 383 نماز عشاء کے بعد وتر ادا کرلیا ہو تو نماز تہجد کے بعد وتر ادا نہیں کرنا

[1] صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1640
[2] صحیح سنن النسائی، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1606
[3] صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1604

چاہئے۔

عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيِّ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((لاَ وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ [1] (صحیح)

حضرت طلق بن علی اپنے باپ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں پڑھنے چاہئیں۔'' اسے احمد، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 384 وتر کے بعد دو رکعت نفل بیٹھ کر پڑھنے سنت سے ثابت ہیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 314 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

ooo

[1] صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 387

صَـــلاۃُ التَّـــهَجُّـــدِ

نماز تہجد کے مسائل

مسئلہ 385 فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَ اَفْضَلُ الصَّلاۃِ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ صَلاۃُ اللَّیْلِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''رمضان کے بعد سب سے افضل روزے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔ (ا ح د) نیند توڑ کر اٹھ کر پڑھنا۔

مسئلہ 386 نماز تہجد، قیام اللیل، کی مسنون رکعات کم سے کم سات اور زیادہ سے زیادہ تیرہ ہیں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَیْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَاَلْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا بِکَمْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُوْتِرُ ؟ قَالَتْ کَانَ یُوْتِرُ بِاَرْبَعٍ وَّ ثَلاثٍ وَ سِتٍّ وَّ ثَلاثٍ وَ ثَمَانٍ وَّ ثَلاثٍ وَ عَشْرٍ وَّ ثَلاثٍ وَ لَمْ یَکُنْ یُوْتِرُ بِاَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَّ لاَ بِاَکْثَرَ مِنْ ثَلاثَ عَشْرَۃَ . رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ [2] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن ابوقیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ ''رسول اللہ ﷺ رات کی نماز کتنی پڑھتے ؟'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا ''کبھی چار نفل اور تین وتر (کل سات رکعات) کبھی چھ نفل اور تین وتر (کل نو رکعت) کبھی آٹھ نفل اور تین وتر (کل گیارہ رکعت) کبھی دس نفل اور تین وتر (کل تیرہ رکعت) ادا فرماتے آپ ﷺ کی رات کی نماز سات سے کم اور تیرہ سے

سنت اور نوافل بھی آپ ﷺ کے طریقے سے کرتے ھیں۔

---

1. مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 610
2. صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1214

زیادہ نہیں ہوتی تھی۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اگر کوئی شخص مسنون رکعات کے بعد مزید نوافل ادا کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

مسئلہ 387 نماز تہجد میں رسول اللہ ﷺ کا اغلب معمول آٹھ رکعت نفل اور تین وتر (کل گیارہ رکعات) پڑھنے کا تھا۔

مسئلہ 388 نماز تہجد دو، دو یا چار، چار رکعات دونوں طرح پڑھنا مسنون ہے مگر دو، دو رکعت کر کے پڑھنا افضل ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُصَلِّيْ فِيْ مَا بَيْنَ اَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلاَةِ الْعِشَآءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ''کہ نبی اکرم ﷺ نماز عشاء اور نماز فجر کے درمیان گیارہ رکعتیں نماز ادا فرماتے ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور پھر ساری نماز کو ایک رکعت سے وتر بناتے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلاَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ رَمَضَانَ ؟ فَقَالَتْ : مَا كَانَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَ لاَ فِيْ غَيْرِهِ عَلٰى اِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً . يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلاَ تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَ طُوْلِهِنَّ ، ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلاَ تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَ طُوْلِهِنَّ ، ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلاَثًا))مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا ''رسول اللہ ﷺ کی رمضان میں رات کی نماز کیسی ہوتی تھی؟'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا ''رسول اللہ ﷺ رمضان یا غیر رمضان میں رات کی نماز گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے، چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے طول و حسن کا کیا کہنا پھر چار رکعتیں پڑھتے جن کے طول وحسن کا کیا کہنا پھر تین رکعت وتر ادا فرماتے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب المسافرین ، باب صلاۃ اللیل و عدد رکعات النبی ﷺ فی اللیل......

[2] اللؤلؤوالمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 426

مسئلہ 389 ایک ہی آیت کو بار بار نفل نماز میں پڑھنا جائز ہے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ ﷛ قَالَ : قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی اَصْبَحَ بِآیَةٍ یُرَدِّدُهَا وَالْآیَةُ ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُکَ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ﴾ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وابن ماجة [1] (حسن)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک رات رسول اللہ ﷺ نے قیام فرمایا اور صبح تک ایک ہی آیت بار بار تلاوت فرماتے رہے ”اللہ اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے غلام ہیں تو کر سکتا ہے اگر بخش دے تو غالب ہے حکمت والا بھی ہے تجھے کوئی پوچھنے والا نہیں۔“ اسے نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 390 نماز تہجد میں رسول اللہ ﷺ مندرجہ ذیل دعا استفتاح پڑھا کرتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِیْلَ وَ مِیْکَائِیْلَ وَ اِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اِنَّکَ تَهْدِیْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب نماز تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو شروع میں یہ دعا پڑھتے یا اللہ تعالیٰ! جبرائیل علیہ السلام میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام کے رب! زمین و آسمان پیدا کرنے والے، حاضر اور غائب کے جاننے والے، لوگ جن (دینی) معاملات میں اختلاف کر رہے ہیں (قیامت کے روز) تو ہی ان کا فیصلہ کرے گا یا اللہ تعالیٰ! جن امور میں اختلاف کیا گیا ہے ان میں میری رہنمائی فرما، یقیناً جسے تو چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

***

[1] صحیح سنن ابن ماجه ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1110

[2] کتاب صلاة المسافرین باب صلاة النبی ﷺ ودعائه باللیل

نماز تہجد۔ حالات کے مطابق رکعت زیادہ۔ کم پڑھتے تھے۔ (13) سے زیادہ نہیں پڑھے۔

wed
8/1/14

صَــلاۃُ التَّــرَاوِیْــحِ

نماز تراویح کے مسائل

مسئلہ 391 نماز تراویح گذشتہ تمام صغیرہ گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ)) رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا اس کے گذشتہ سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 392 قیام رمضان یا نماز تراویح باقی مہینوں میں تہجد یا قیام اللیل کا دوسرا نام ہے۔

مسئلہ 393 نماز تراویح (یا تہجد) کی مسنون رکعتیں آٹھ ہیں لیکن غیر مسنون رکعتوں کی کوئی حد نہیں جو جتنی چاہے پڑھے۔

عَنْ اَبِیْ سَلْمَۃَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ سَاَلَ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کَیْفَ کَانَتْ صَلاۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِیْ رَمَضَانَ ؟ فَقَالَتْ : مَا کَانَ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَ لاَ فِیْ غَیْرِہٖ عَلٰی اِحْدَی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً . یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلاَ تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِھِنَّ وَ طُوْلِھِنَّ ، ثُمَّ یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلاَ تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِھِنَّ وَ طُوْلِھِنَّ ، ثُمَّ یُصَلِّیْ ثَلاَثًا))مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ [2]

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا ''رسول اللہ ﷺ کی رمضان میں رات کی نماز کیسی ہوتی تھی؟'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا ''رسول اللہ ﷺ رمضان یا

---

[1] مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 35

[2] اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 426

غیر رمضان میں رات کی نماز گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے چار رکعتیں پڑھتے اوران کے طول و حسن کا کیا کہنا پھر چار رکعتیں پڑھتے جن کے طول وحسن کا کیا کہنا۔ پھر تین رکعت وتر ادا فرماتے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 394 نماز تراویح کا وقت نماز عشاء کے بعد سے لے کر طلوع فجر تک ہے۔

مسئلہ 395 نماز تراویح دو، دو رکعت پڑھنا افضل ہے۔

مسئلہ 396 وتر کی ایک رکعت الگ پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يُصَلِّیْ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلاَةِ الْعِشَاءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز عشاء اور نماز فجر کے درمیان گیارہ رکعتیں نماز ادا فرماتے ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور پھر ساری نماز کو ایک رکعت سے وتر بناتے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 397 رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صرف تین دن نماز تراویح باجماعت پڑھائی جن میں آٹھ رکعتوں کے علاوہ تین وتر بھی شامل ہیں۔

مسئلہ 398 ان تین دنوں میں حضور اکرم ﷺ نے علیحدہ تہجد پڑھی نہ وتر پڑھے یہی نماز باجماعت آپ ﷺ کی تہجد یا قیام رمضان یا تراویح تھی۔

مسئلہ 399 خواتین نماز تراویح کے لئے مسجد جا سکتی ہیں۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ ﷺ قَالَ: صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِیَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ، ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِی السَّادِسَةِ وَ قَامَ بِنَا فِی الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ ، فَقُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهٖ ؟ فَقَالَ ((اِنَّهٗ

[1] صحيح مسلم ، كتاب المسافرين ، باب صلاة الليل و عدد ركعات النبی ﷺ فی الليل

مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ)) ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثَلَاثٌ مِنَ الشَّهْرِ فَصَلّٰى بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَ دَعَا اَهْلَهُ وَ نِسَاءَهُ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى تَخَوَّفْنَا الْفَلَاحَ ، قُلْتُ لَهُ : وَ مَا الْفَلَاحُ ؟ قَالَ اَلسُّحُوْرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1] (صحیح)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے، نبی اکرم ﷺ نے ہمیں تراویح کی نماز نہیں پڑھائی، یہاں تک کہ رمضان کے سات دن باقی رہ گئے (یعنی تیئسویں رات) تہائی رات گزر جانے پر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز تراویح پڑھائی پھر نبی اکرم ﷺ نے چوبیسویں شب کو نماز تراویح نہیں پڑھائی پچیسویں شب آدھی گزر جانے پر نماز تراویح پڑھائی، ہم نے کہا ''یارسول اللہ ﷺ کیا اچھا ہوا اگر آپ ہمیں اس رات کا باقی حصہ بھی نفل نماز پڑھائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جس نے امام کے (مسجد سے) لوٹنے تک امام کے ساتھ قیام کرلیا (باجماعت نماز پڑھی) اس کے لئے ساری رات کے قیام کا ثواب لکھا جائے گا۔'' پھر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز تراویح نہیں پڑھائی حتی کہ تین روزے باقی رہ گئے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ستائیسویں شب نماز پڑھائی، جس میں اپنے اہل وعیال کو بھی شامل کیا یہاں تک کہ ہمیں فلاح ختم ہونے کا ڈر ہوا۔ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا ''فلاح کیا ہے؟'' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ''سحری۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 400 فرضوں کے علاوہ باقی نمازوں میں قرآن کریم سے دیکھ کر تلاوت کرنا جائز ہے۔

كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ذکوان قرآن کریم سے دیکھ کر نماز پڑھاتا تھا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 401 تین دن سے کم وقت میں قرآن کریم ختم کرنا ناپسندیدہ عمل ہے۔

---

[1] صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 646

[2] کتاب الایمان ، باب امامة العبد و المولی

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَمْ يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلاَثِ لِيَالٍ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ[1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے تین رات سے کم وقت میں قرآن ختم کیا اس نے قرآن کو نہیں سمجھا۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 402 ایک رات میں قرآن کریم ختم کرنا ”شبینہ“ خلاف سنت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : لاَ اَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَرَءَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ حَتَّى الصَّبَاحِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2] (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی پورا قرآن صبح تک ختم کیا ہو۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 403 ہر دو یا چار تراویح کے بعد تسبیحات پڑھنے کے لئے وقفے کا اہتمام کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 404 نماز تراویح کے بعد بلند آواز سے درود شریف پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔

❋❋❋

تراویح - کتاب الصوم میں زیادہ تفصیل ہے

[1] صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1242

[2] صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1108

صَلاۃُ السَّفَرِ

نماز قصر کے مسائل

(۱) احصفت

مسئلہ 405 سفر میں نماز قصر ادا کرنی چاہئے۔

عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قُلْتُ لِعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ ﴿ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اِنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ؟ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ ، فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ ، فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے ''کہ اگر تمہیں کافروں کی طرف سے فتنہ کا خوف ہو تو نماز قصر ادا کرنے میں کوئی ہرج نہیں لیکن اب تو زمانہ امن ہے لہٰذا قصر کا جواز ختم ہو گیا'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے ''جس بات پر تمہیں تعجب ہوا ہے مجھے بھی تعجب ہوا تھا لہٰذا میں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قصر کی رعایت اللہ کی طرف سے تم لوگوں پر صدقہ ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کا صدقہ قبول کرو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 406 طویل سفر در پیش ہو تو شہر سے نکلنے کے بعد قصر شروع کی جا سکتی ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ فِيْ ذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ میں نماز ظہر چار رکعت اور نماز عصر ذوالحلیفہ میں دو رکعت ادا کی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ''ذوالحلیفہ'' مدینہ منورہ سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔

---

[1] مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 433

[2] مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 435

سفر میں نماز قصر - اللہ کا تحفہ ہے
اپنا شہر ختم ہو تو قصر شروع ہو جاتی ہے

مسئلہ 407 رسول اللہ ﷺ نے قصر کے لئے قطعی مسافت مقرر نہیں فرمائی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے 9 '36 '38 '40 '42 '45 اور 48 میل کی مختلف روایات منقول ہیں۔

مسئلہ 408 مذکورہ روایات میں سے 9 میل کی مسافت زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب! اللہ جانتے ہیں - کہ اصل بات کیا ہے ؟

عَنْ اَنَسٍ ؓ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا خَرَجَ مَسِيْرَةَ ثَلاثَةِ اَمْيَالٍ اَوْ ثَلاثَةِ فَرَاسِخَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ شُعْبَةُ الشَّكُّ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤْدَ ❶ (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین میل یا تین فرسخ (9) میل سفر کرتے ،تو نماز قصر ادا فرماتے ۔میل یا فرسخ کا شک یحییٰ کے شاگرد شعبہ کو ہے۔اسے احمد، مسلم اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ حَارِثَةَ ابْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ اٰمَنَ مَا كَانَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منیٰ میں زمانہ امن میں نماز قصر پڑھائی۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ كَانَا يُصَلِّيَانِ رَكْعَتَيْنِ وَ يُفْطِرَانِ فِيْ اَرْبَعَةُ بُرُدٍ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ .ذَكَرَهُ الْحَافِظُ فِيْ فَتْحِ الْبَارِيْ ❸

حضرت عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم چار برد (اڑتالیس میل) پر قصر کرتے اور روزہ بھی ترک فرمادیتے۔اسے حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں نقل کیا ہے۔

مسئلہ 409 قصر کے لئے قطعی مدت بھی رسول اللہ ﷺ نے مقرر نہیں فرمائی صحابہ

❶ صحيح سنن ابي داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1060
❷ كتاب العي[illegible] [illegible]واب التقصير ، باب الصلاة بمنى
❸ الجزء الثانی ، رقم الصفحه 565

کرام رضی اللہ عنہم سے 15 اور 19 دن کی روایات منقول ہیں ان میں سے 19 یوم کی مدت صحیح معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 410 انیس (19) دن سے زیادہ عرصہ قیام کا مصمم ارادہ ہو تو پوری نماز ادا کرنی چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ فَنَحْنُ اِذَا سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَرْنَا وَ اِنْ زِدْنَا اَتْمَمْنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے سفر کے دوران (ایک ہی جگہ) 19 دن قیام فرمایا، تو نماز قصر ادا فرمائی، لہٰذا ہم جب انیس یوم ٹھہرتے ہیں، تو قصر نماز ادا کرتے ہیں لیکن جب 19 دن سے زیادہ قیام ہوتا ہے تو پوری نماز ادا کرتے ہیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 411 سفر کی حالت میں ظہر اور عصر یا مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کرنی جائز ہیں۔

دوسری رخصت

مسئلہ 412 ظہر کے وقت سفر شروع کرنا ہو، تو ظہر اور عصر کی نمازیں ظہر کے وقت اکٹھی کی جاسکتی ہیں، اگر ظہر سے قبل سفر شروع کرنا ہو تو ظہر کی نماز مؤخر کر کے اور عصر کے وقت دونوں نمازیں اکٹھی پڑھنی جائز ہیں، اسی طرح مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی کی جاسکتی ہیں۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ وَ اِنْ يَرْتَحِلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذٰلِكَ اِنْ غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ وَ اِنْ يَرْتَحِلَ قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعِشَآءِ

عصر کو وقت سے پہلے تقدیم

[1] کتاب العیدین، ابواب التقصیر، باب ما جاء فی التقصیر......

ثُمَّ جَمَعَ بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ[1] (صحیح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے موقع پر اگر سفر شروع کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر اور عصر (اسی وقت) جمع فرما لیتے اگر سورج ڈھلنے سے پہلے سفر کا ارادہ ہوتا تو نماز ظہر مؤخر کر کے نماز عصر کے وقت دونوں نمازیں ادا فرما لیتے اسی طرح نماز مغرب ادا فرماتے یعنی اگر سفر شروع کرنے سے پہلے سورج غروب ہو جاتا تو مغرب اور عشاء (اسی وقت) جمع فرما لیتے، اگر سورج غروب ہونے سے پہلے سفر فرماتے تو نماز مغرب مؤخر کر کے عشاء کے وقت دونوں جمع فرما لیتے۔ اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 413 دو نمازیں با جماعت جمع کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِاَذَانٍ وَاحِدٍ وَ اِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ[2]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ تشریف لائے تو ایک اذان اور دو اقامت سے نماز مغرب اور نماز عشاء جمع کیں اور دونوں نمازوں کے درمیان کوئی سنتیں نہیں پڑھیں۔ اسے احمد، مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 414 نماز قصر میں فجر، ظہر، عصر، اور عشاء کے دو دو فرض اور مغرب کے تین فرض شامل ہیں۔

مسئلہ 415 مسافر، مقیم کی امامت کرا سکتا ہے۔

مسئلہ 416 مسافر امام کو نماز قصر ادا کرنی چاہئے لیکن مقیم مقتدی کو بعد میں اپنی نماز پوری کرنی چاہئے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : مَا سَفَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى يَرْجِعَ وَ اِنَّهُ اَقَامَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ اِلَّا

[1] صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 1068

[2] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی ﷺ

الْـمَـغْـرِبَ ثُـمَّ يَـقُـوْلُ ((يَـا اَهْلَ مَكَّةَ قُوْمُوْا فَصَلُّوْا رَكْعَتَيْنِ آخِرَتَيْنَ فَاِنَّا قَوْمٌ سَفَرٌ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ[1]

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر سفر میں گھر واپس آنے تک ہمیشہ نماز قصر ادا فرمائی۔ فتح مکہ کے موقع پر حضور اکرم ﷺ اٹھارہ دن مکہ میں ٹھہرے رہے اور نماز مغرب کے سوا لوگوں کو دو، دو رکعتیں پڑھاتے رہے اور خود (سلام پھیرنے کے بعد) لوگوں سے فرما دیتے ''مکہ والو! اٹھ کر اپنی نماز پوری کرلو ہم مسافر ہیں۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 417 سفر میں وتر بھی ادا کرنے چاہئیں۔

وضاحت : حدیث، مسئلہ 367 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 418 دوران سفر میں فرض نمازوں کی رکعات کی تعداد یہ ہے۔

نماز	فرض	سنتیں	نماز	فرض	سنتیں
فجر	2	2	مغرب	3	–
ظہر	2	–	عشاء	2	ایک وتر
عصر	2	–	جمعہ	2	–

وضاحت : دوران سفر مسافر کو نماز جمعہ کی بجائے نماز ظہر قصر ادا کرنی چاہئے البتہ جامع مسجد میں نماز ادا کرنے والا مسافر دوسروں کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرسکتا ہے۔

مسئلہ 419 سفینہ، بحری جہاز، ہوائی جہاز، ریل گاڑی وغیرہ میں فرض نماز ادا کرنا جائز ہے۔

مسئلہ 420 کوئی خطرہ نہ ہو تو سواری پر کھڑے ہو کر فرض نماز ادا کرنی چاہئے ورنہ بیٹھ کر پڑھی جا سکتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ كَيْفَ اُصَلِّيْ فِي السَّفِيْنَةِ ؟ قَالَ

((صَلِّ فِيْهَا قَائِمًا اِلَّا اَنْ تَخَافَ الْغَرَقَ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سفینہ میں نماز پڑھنے کے بارے سوال کیا گیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر ڈوبنے کا خطرہ نہ ہو تو کھڑے ہو کر نماز ادا کرو۔'' اسے بزار اور دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 421 سنتیں اور نوافل سواری پر بیٹھ کر ادا کئے جا سکتے ہیں۔

مسئلہ 422 نماز شروع کرنے سے پہلے سواری کا رخ قبلہ کی طرف کر لینا چاہئے۔ بعد میں خواہ کسی طرف ہو جائے۔

مسئلہ 423 دوران سفر اگر سواری کا رخ قبلہ کی طرف کرنا ممکن نہ ہو تو جس رخ پر ہو، اسی رخ پر نماز ادا کر لینی چاہئے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ خَلّٰى عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَصَلّٰى حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاؤُدَ ❷ (حسن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ سواری پر نفل پڑھنے کا ارادہ فرماتے، تو اسے قبلہ رُخ کر کے نیت باندھ لیتے پھر سواری جدھر جاتی اسے جانے دیتے اور نماز پڑھ لیتے۔ اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 424 سفر میں دو آدمی بھی ہوں، تو انہیں اذان کہہ کر باجماعت نماز ادا کرنی چاہئے۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرِثٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ ﷺ يُرِيْدَانِ السَّفَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اِذَا اَنْتُمَا خَرَجْتُمَا فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

❶ صحیح الجامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 3671
❷ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1084
❸ کتاب الاذان ، باب الاذان للمسافرین اذا کانوا جماعة و ......

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمی جو سفر پر جانے کا ارادہ رکھتے تھے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے انہیں فرمایا "جب تم دونوں سفر کے لئے نکلو تو نماز کے وقت اذان کہنا پھر اقامت کہنا اور پھر تم دونوں میں سے جو بڑا ہو وہ امامت کرائے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 425 سفر میں سنتیں نفل کا درجہ رکھتی ہیں۔

عَنْ حَفْصٍ ﷺ كَانَ ابْنُ عُمَرَ ﷺ يُصَلِّيْ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَأْتِيْ فِرَاشَهُ فَقَالَ : حَفْصٌ اَيْ عَمِّ لَوْ صَلَّيْتَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ ؟ قَالَ : لَوْ فَعَلْتُ لَاَتْمَمْتُ الصَّلاَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت حفص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما منیٰ میں نماز قصر ادا کرتے اور اپنے بستر پر آ جاتے حضرت حفص رضی اللہ عنہ نے کہا "چچا جان! اگر آپ نماز قصر کے بعد دو رکعت (سنت) ادا فرما لیتے تو کتنا اچھا ہوتا؟" عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا "اگر مجھے سنتیں ادا کرنا ہوتیں تو میں فرض پورے کرتا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 426 مسافر مقتدی کو مقیم امام کے پیچھے پوری نماز ادا کرنی چاہئے۔

عَنْ نَافِعٍ ﷺ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ لَيَالٍ يَقْصُرُ الصَّلاَةَ اِلاَّ اَنْ يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ فَيُصَلِّيْهَا بِصَلاَتِهِ . رَوَاهُ مَالِكٌ ❷

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ میں دس رات ٹھہرے اور قصر نماز ادا کرتے رہے۔ مگر جب امام کے پیچھے پڑھتے تو پوری پڑھتے۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

❊❊❊

---

❶ مختصر صحيح مسلم ، للالباني ، رقم الحديث 437

❷ كتاب قصر الصلاة ، باب صلاة المسافر اذا لم يجمع مكثا

جَـــمْـــعُ الصَّـــلاةِ
نمازیں جمع کرنے کے مسائل

مسئلہ 427 بارش کی وجہ سے دو نمازیں جمع کی جاسکتی ہیں۔

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ كَانَ اِذَا جَمَعَ الْاُمَرَاءُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَآءِ فِي الْمَطَرِ جَمَعَ مَعَهُمْ. رَوَاهُ مَالِكٌ ❶

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حکام کے ساتھ مل کر مغرب اور عشاء کی نماز بارش کی وجہ سے جمع کر لیتے تھے۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 428 ایام جاہلیت کی فوت شدہ نمازیں، حاضر نمازوں کے ساتھ جمع کرنا (قضاء عمری) ادا کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 429 دوران سفر دو نمازیں جمع کی جاسکتی ہیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 412 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 430 دو نمازیں جمع کرنے کے لئے اذان ایک مرتبہ لیکن اقامت الگ الگ کہنا ضروری ہے۔

مسئلہ 431 دوران سفر جمع نمازیں قصر کر کے ادا کرنی چاہئیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 414 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 432 دوران حضر میں جمع نمازیں پوری پڑھنی چاہئیں۔

---

❶ كتاب الصلاة ، باب الجمع بين الصلاتين في الحضر والسفر

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا وَ سَبْعًا جَمِيْعًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ظہر اور عصر کی) آٹھ رکعتیں اور (مغرب اور عشاء) کی سات رکعتیں جمع کیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔
(4+4) (4+3)

***

نماز قضاء۔ دو طرح کی ہیں۔
بیماری۔ سونے۔

۱۔ معلوم ہیں۔ فوراً پڑھیں گے۔ سوتے رہ گئے۔ باہر تھے۔ بیماری میں سوتے رہے۔
دیر نہیں کرنی۔

۲۔ وہ نمازیں جو کبھی پڑھیں نہیں۔ غفلت میں۔ اب توفیق ملی
۔ دل میں شرمندگی۔
۔ معافی مانگیں۔
۔ آئندہ نہ چھوڑنے کا ارادہ
۔ کثرت سے نوافل ادا کریں

[1] اللؤلؤوالمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 411